شهر رمضان الذی أنزل فیه القرآن (سورة البقرة:۱۸۵)

فیض المعین علی جمع الأربعین فی فضل القرآن المبین

فضائل قرآن

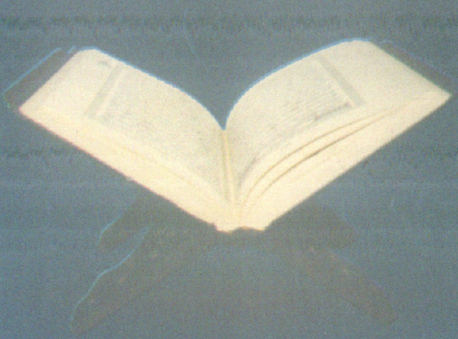

(فضائل وآداب قرآن پر مشتمل چالیس احادیث کا ایمان افروز مجموعہ)

مؤلف: ملا علی بن سلطان القاری علیہ الرحمۃ الباری

ترجمہ وتخریج: علامہ محمد شہزاد مجددی

سنی لٹریری سوسائٹی

49- ریلوے روڈ، لاہور، پاکستان-

ق
8
6
2

ق/B 62

شهر رمضان الذى أُنزل فيه القرآن (سورة البقرة:١٨٥)

فيض المعين على جمع الأربعين فى فضل القرآن المبين

فضائل قرآن

(فضائل وآداب قرآن پر مشتمل چالیس احادیث کا ایمان افروز مجموعہ)

مکتبہ رضا لائبریری
کتاب نمبر
صدر بازار، لاہور چھاؤنی

مؤلف: ملا علی بن سلطان القاری علیہ الرحمۃ الباری

ترجمہ وتخریج: علامہ محمد شہزاد مجددی

سُنّی لٹریری سوسائٹی: 49 - ریلوے روڈ، لاہور، پاکستان۔

باسمہ تعالیٰ

بیادگار: حضرت سیّدی ومرشدی صوفی کندل خان صاحب قدس سرہٗ (م ۷ شعبان ۱۴۱۵ھ)

سلسلہ دستک۔۔۔۔۴۵

عنوان: فیض المعین علی جمع الأربعین فی فضل القرآن المبین

مؤلف: ملا علی بن سلطان القاری علیہ الرحمۃ الباری

ترجمہ وتخریج: علامہ محمد شہزاد مجددی

صفحات: 32

تعداد: 1100

طبع اوّل: جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ جولائی ۲۰۰۷ء

ناشر: سُنّی لٹریری سوسائٹی، 49- ریلوے روڈ، لاہور (042-7234068)

ھدیہ: دعائے خیر بحق معاونین

نوٹ: بیرونی حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں۔

قرآن کی شان

الحمد للہ ربّ العالمین

الصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام اور اُس کی صفات ذاتیہ میں سے ایک صفت ہے، جسے رب العالمین نے وحی کی صورت میں روح الامین علیہ السلام کے ذریعے اپنے محبوب کریم ﷺ کے قلب اطہر وانور پر نازل کیا۔ یہ کتاب لاریب یعنی ہر شک وشبہ سے پاک ومنزہ ہے۔ خالق کریم نے اسے ''ھُدًی لِّلْمُتَّقِین'' یعنی اہل تقوی کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری خود لی ہے۔ قرآن بلاشبہ سرچشمۂ ہدایت، کتاب زندہ ولازوال اور معجزات کی دنیا کا سب سے عظیم الشان شاہکار ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں:

آں کتاب زندہ قرآن حکیم

حکمت اُو لایزال است قدیم

یعنی قرآن حکیم وہ زندہ کتاب ہے جس کی حکمتیں لازوال وقدیم ہیں۔ اس لازوال، زندہ اور معجزات سے معمور کتاب کو پڑھنا، پڑھانا، سیکھنا اور سیکھ کر اُس پر عمل پیرا ہونا ہی بندۂ مومن کی معراج اور اُس کا مقصد حیات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذین یتلون کتٰب اللہ وأقاموا الصلوۃ وأنفقوا مما رزقنھم سراً وعلانیۃ یرجون تجرۃ لن تبور۔ لیوفیھم أجورھم ویزیدھم من فضلہ، انہ غفور شکور۔ (سورۃ فاطر 29,30)

ترجمہ: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں، پوشیدہ اور ظاہر، وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں، جس میں ہرگز نقصان نہیں، تاکہ اُنھیں اُن کا اجر بھر پور دیا جائے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے، بے

شک وہ بخشنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔

علوم قرآن کا فروغ اور تعلیم قرآن کا اہتمام کتنی عظیم سعادت ونعمت عظمیٰ ہے اور قرآن کا معلم ومتعلم ہونا کتنا بڑا اشرف ہے۔ صاحب قرآن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (صحیح بخاری: فضائل القرآن: رقم: ۴۶۳۹، ترمذی: رقم: ۲۸۳۲، ابوداؤد، الصلوۃ: رقم: ۱۲۴۰، ابن ماجہ: رقم: ۲۰۷، مُسند احمد: رقم: ۳۸۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے کئی قوموں کو سر بلند کرتا ہے اور اسی کے طریعے بہت سی قوموں کو پست کر دیتا ہے"۔ (مسلم: رقم: ۸۱۷)

یعنی قرآن پاک کے احکام پر عمل پیرا ہونے والوں کو دین ودنیا میں عزت ملتی ہے اور اس سے بغاوت کرنے والی قومیں ذلیل و رُسوا ہوتی ہیں۔

قرآن اپنی تلاوت وقراءت کے شرف سے مشرف رہنے والوں کی قبر حشر میں شفاعت بھی کرتا ہے، چنانچہ حضرت ابوامامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سُنا: قرآن کی تلاوت کیا کرو، بلاشبہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا (صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، فضل قراءۃ القرآن: رقم: ۱۳۳۷، مُسند احمد: رقم: ۲۱۱۲۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جس نے اللہ کی کتاب کا ایک لفظ پڑھا تو اُسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گُنا اجر رکھتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آلم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (جامع الترمذی: فضائل القرآن: رقم: ۲۸۳۵)

قرآن کی تلات اور حفظ سے محرومی بہت بڑا خسارہ ہے، اس لیے کچھ نہ کچھ اس پاک کلام میں سے ضرور یاد کرنا چاہیئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ شخص جس کے سینہ میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو، وپ ویران گھر کی مانند ہے''۔(ترمذی)

قرآن پاک چونکہ محض ایک کتاب ہی نہیں بلکہ بنی نوع انسان کیلیے مرشد کامل اور منشور حیات ہے۔اس لیے شریعت مطہرہ میں اس کے پڑھنے اور سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس کے احکام اور اوامر ونواہی پر عمل پیرا ہونے کا بھی حکم ہے۔

قرآن کو درست اور صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا اور اس کے معانی ومفاہیم تک رسائی کا اہتمام دراصل اس کے ابدر موجود احکام کی ٹھیک ٹھیک بجا آوری کیلیے ہے۔ چنانچہ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے: اُنھوں نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل کیا اُس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی جیسی ہوگی اور اُس کے والدین کو ایسے خلعت (لباس) زیب تن کروائے جائیں گے جن کا بدل پوری دنیا (مل کر بھی) نہیں ہوسکتا، وہ کہیں گے، یہ سب ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے، تو کہا جائے گا: تمہارے بیٹے کی قرآن سے وابستگی کے سبب۔ (الحاکم: ۱/ ۵۶۸، الترغیب والترھیب: ۲/ ۳۲۸: رقم: ۲۱۲۳)

حضرت عبدالحمید الحمانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: میں نے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو جہاد کرنے والا شخص زیادہ پسند ہے یا قرآن پڑھنے والا؟ تو اُنھوں نے فرمایا: قرآن پڑھنے والا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: مذھب صحیح ومختار، جس پر جمہور علماء کا اعتماد ہے،

یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت، تسبیح و تحلیل اور ان کے علاوہ دیگر تمام اذکار سے افضل ہے۔

حامل قرآن اور خادم قرآن کا بڑا مرتبہ و شرف ہے، لیکن قرآن سے بے اعتنائی برتنے والا اس کی برکات و فیوضات سے محروم رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ قرآن پاک سے قلبی تعلق اور حقیقی وابستگی کے بغیر کوئی شخص بھی کامل مسلمان اور عبد حقیقی نہیں بنسکتا۔ خالق کائنات کی خوشنودی و رضا، قرآن پاک کے احکام پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے، علامہ اقبال کہتے ہیں:

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

اگر تو مسلمان بن کر جینا چاہتا ہے تو ایسا جینا قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کو خود بھی قرآن پاک سے خاص لگاؤ اور تعلق تھا۔ تلاوت قرآن آپ بڑی رغبت و شوق سے سماعت فرماتے۔ صحیح بخاری، فضائل القرآن میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

ابن مسعود مجھے قرآن سُناؤ۔ عبداللہ ابن مسعود نے (تعجب سے) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو قرآن سناؤں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ میں قرآن کسی دوسرے سے سُنوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے سورۃ النساء کی آیات تلاوت کیں، جنھیں سُن کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ درس گاہوں اور مدارس دینیہ میں قرآن پاک کی تعلیم و تدریس ایسے شفاف اور پاکیزہ انداز سے ہو کہ دلوں میں خشیت اور جذبوں میں تڑپ پیدا ہو جائے اور قرآن کا نفاذ اور نفوذ دونوں ہمیں میسر آجائیں۔ (آمین)

محمد شہزاد مجددی، دارالاخلاص، 49- ریلوے روڈ، لاہور۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرَّحیم

حدیث شریف نمبر1

فعن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه، عن النبی ﷺ قال:
خیر کم من تعلم القرآن وعلمه۔
رواہ أحمد، وأصحاب الکتب السنة وفی روایة لابن ماجه عن سعد ولفظة: خیار کم۔ ورواہ ابن أبی داؤد عن ابن مسعود، ولفظة: خیار کم من قرأ القرآن وأقرأہ۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ:

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے''۔

اسے امام احمد اور اصحابِ صحاح ستہ نے روایت کیا۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں حضرت سعد سے ''خیار کم'' کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

خیار کم من قرأ القرآن و أقرأہ.

()تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن (صحیح) پڑھے اور آگے پڑھائے۔

(صحیح بخاری: فضائل القرآن: رقم:۴۶۳۹، ترمذی: رقم:۲۸۳۲، ابوداؤد، الصلوٰۃ: رقم:۱۲۴۰، ابن ماجہ: رقم:۲۰۷، مُسند احمد: رقم:۳۸۲)

حدیث شریف نمبر2

وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ: من

قرأ حرفاً من كتاب الله، فله به حسنة، والحسنة بعشر أمثالها، ولا أقول الم حرف، ولكن ألف حرف،ولام حرف، وميم حرف۔

رواه الترمذی، قال: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جس نے اللہ کی کتاب کا ایک لفظ پڑھا تو اُسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا اجر رکھتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آلٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(جامع الترمذی: فضائل القرآن: رقم: ۲۸۳۵)

حدیث شریف نمبر 3

وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه، أن النبی ﷺ قال: إن الله تعالی يرفع بهذا الكتاب أقواماً، ويضع به آخرين۔ رواه مسلم وابن ماجه۔

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے، بے شک نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے کئی قوموں کو سر بلندی عطا فرماتا ہے اور کئی قوموں کو اسی کے ذریعے سرنگوں کر دیتا ہے۔ اسے مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

(مسلم: صلوۃ المسافرین: رقم: ۱۳۵۳، ابن ماجہ: المقدمہ: رقم: ۲۱۴، احمد: رقم: ۲۲۶، دارمی: فضائل القرآن: رقم: ۳۲۳۱)

حدیث شریف نمبر 4

وعن أبی سعید الخدری قال: قال رسول الله ﷺ: یقول الرب تبارك وتعالیٰ: من شغله القرآن عن ذکری، ومسالتی، إعطیته أفضل ماأعطی السائلین۔ وفضل کلام الله تعالیٰ علی سائر الکلام، کفضل الله تعالیٰ علی خلقه۔

رواه الترمذی، وقال حسن غریب۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

جس شخص کو قرآن کی تلاوت نے میرے ذکر اور دعا سے روکے رکھا، میں دعا مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا، اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت اُس کی مخلوق پر۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حسن غریب ہے۔

(جامع الترمذی: فضائل القرآن: رقم: ۲۸۵۰، دارمی: فضائل القرآن: رقم: ۳۲۲۲)

حدیث شریف نمبر 5

وعن ابی موسی الأشعری رضی الله عنه' قال: قال رسول الله ﷺ: مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الأترجة، ریحها طیب وطعمها طیب، ومثل امؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرة لا ریح لها وطعمها حلو، ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة، ریحها طیب و طعمها مر، ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة لیس لها ریح وطعمها مر۔

رواه أحمد والبخاری ومسلم و أبوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال مانند ترنج کے ہے اس کی خوشبو بھی بہتر ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی ہے، اُس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے، اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال پھول کی ہے، اُس کی خوشبو اچھی مگر ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائنکی مانند ہے کہ نہ تو اُس کی مہک ہوتی ہے اور ذائقہ بھی تلخ ہوتا ہے۔

اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(البخاری: التوحید: رقم: ۷۰۰۵، مسلم: صلوۃ المسافرین: رقم: ۱۳۲۸، ترمذی: رقم: ۲۷۹۱، نسائی: رقم: ۴۹۵۲، ابوداؤد: رقم: ۴۱۹۱، ابن ماجہ: رقم: ۲۱۰، مسند احمد: رقم: ۱۸۷۲۸)

حدیث شریف نمبر 6

وعن أنس رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الأترجة ریحها طیب وطعمها طیب، ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرة لا ریح لها وطعمها طیب، ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل الفاجر الذی لا یقرأ القرآن، کمثل الحنظلة طعمها مر ولا ریح لها، ومثل الجلیس الصالح، کمثل صاحب المسك، إن لم یصبك منه شیء أصابك من ریحه ومثل الجلیس السوء کمثل صاحب الکیر

إن لم يصبك من سواده أصابك من دخانه۔

رواه أبو داؤد۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اُنھوں نے کہا! رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال مانند ترنج کے ہے کہ اُس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے کہ اُس کی خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ شیریں ہوتا ہے، اور قرآن پڑھنے والے فاجر کی مثال پھول کی سی ہوتی ہے جس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ تلخ ہوتا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے فاجر (گناہگار) کی مثال اندرائن (پھل) کی طرح ہے جو بے بو اور بے ذائقہ ہوتا ہے۔ اور نیک ہم نشین کی مثال خوشبو فروش کی سی ہے کہ اگر اُس سے تمہیں کچھ بھی نہ ملے تو اُس کی خوشبو ضرور پہنچتی ہے اور بُرے ہم نشین کی مثال لوہار کی سی ہے، اگر تمہیں کوئی انگارہ نہ بھی لگے مگر اُس کا دھواں ضرور پہنچتا ہے۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

(سنن ابی داؤد: الادب: رقم: ۴۱۹۱)

حدیث شریف نمبر 7

وعن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق فله أجران۔ وفي رواية: الذي يقرأ القرآن وهو يشتد عليه له أجران۔

رواه البخاري ومسلم واللفظ له۔ وأبوداود والترمذي والنسائي وابن ماجه۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

قرآن کا ماہر معزز لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہے اور جو شخص قرآن پڑھے اور اُس میں اٹکے اور یہ اُس پر گراں ہو تو اُس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

(بخاری: تفسیر القرآن: رقم: ۴۵۵۶، مسلم: صلاۃ المسافرین: رقم: ۱۳۲۹، ترمذی: رقم: ۲۸۲۹، ابوداؤد: رقم: ۱۲۴۲)

حدیث شریف نمبر 8

وعن أبی ذر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت: یا رسول الله أوصنی: قال رسول الله ﷺ: علیك بتقوی الله، فإنها رأس الأمر كله، قلت: یارسول الله زدنی، قال: علیك بتلاوة القرآن فإنه نور لك فی الأرض و نور لك فی السماء۔

رواه ابن حبان، وصححه فی حدیث طویل، ورواه ابن الضریس؛ وأبویعلیٰ۔

عن أبی سعید علیك بتقوی الله فإنها جماع كل خیر وعلیك بذكر الله وتلاوة القرآن فإنه نور لك فی الأرض وذكر لك فی السماء واخزن لسانك إلا من خیر، فإنك بذلك تغلب الشیطان۔

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے:

انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے نصیحت فرمایئے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے، یہ تمام اُمور کی جڑ ہے، میں نے کہا، یارسول اللہ! مزید فرمایئے، آپ ﷺ نے فرمایا تم پر تلاوت قرآن لازم ہے، یہ تمہارے لیے زمین میں بھی نور ہے اور

تمہارے لیے آسمان میں بھی نور ہے۔

اسے ابن حبان نے روایت کیا اور طویل حدیث میں اسے صحیح کہا اور اسے ابن الضریس اور ابویعلیٰ نے بھی روایت کیا۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: تم پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے، بے شک یہ ہر بھلائی کا مجموعہ ہے اور تم پر اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن لازم ہے۔ یہ تمہارے لیے زمین میں نور اور آسمان میں تمہارے لیے ذکر ہے اور سوائے کلمہ خیر کے زبان نہ کھولو، اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔

(صحیح ابن حبان: رقم: ۳۶۲، موارد الظمان: رقم: ۹۴، الترغیب والترہیب: ۳۲۱/۲: رقم: ۲۱۰۵)

حدیث شریف نمبر 9

وعن جابر رضى الله تعالىٰ عنه، عن النبى ﷺ قال: القرآن شافع مشفع وماحل مصدق من جعله أمامه قاده إلى الجنة ومن جعله خلف ظهره ساقه إلى النار۔ رواه ابن حبان فى صحيحه، والبيهقى فى شعبه عنه والبيهقى عن ابن مسعود۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ قرآن ایسا شافع ہے جس کی شفاعت قبول ہوگی، جس نے اسے اپنے آگے رکھا یہ اُسے جنّت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈالا یہ اُسے دوزخ میں ڈلوادے گا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور بیہقی نے انھی سے اپنی شعب میں روایت کیا اور بیہقی نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا۔

(صحیح ابن حبان: رقم: ۱۲۴، مُسند البزار: رقم: ۱۲۲، مجمع الزوائد: ۱۷۱/۱ وقال رجالہ الثقات، الترغیب

والترہیب:۲/ ۳۲۱:رقم:۲۱۰۶،شعب الایمان:۵/ ۲۲)

حدیث شریف نمبر 10

وعن أبی أمامة الباهلی رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: اقرأ وا القرآن، فإنه یوم القیامة شفیعاً لأصحابه۔ رواه مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابو أمامة الباھلی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سُنا: قرآن کی تلاوت کیا کرو، بلاشبہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔اسے مسلم نے روایت کیا۔

(صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، فضل قراءۃ القرآن: رقم:۱۳۳۷، مُسند احمد: رقم:۲۱۱۲۶)

حدیث شریف نمبر 11

وعن سهل بن معاذ الجهنی، عن أبیه رضی الله عنه قال: إن رسول الله ﷺ قال: من قرأالقرآن وعمل بما فیه ألبس والداه تاجا یوم القیامة، ضوؤه أحسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا، لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل هذا؟

رواه إبوداود، والحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ: حضرت سہل بن معاذ الجہنی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اُنھوں نے کہا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا، قیامت کے دن اُس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا کے گھروں میں چمکنے والے سورج سے زیادہ درخشاں ہوگی۔

اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا اور کہا اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد: رقم:۱۴۵۳، الحاکم:۱/ ۵۶۷، الترغیب والترہیب:۲/ ۳۲۱: رقم:۲۱۰۸)

حدیث شریف نمبر12

وعن أبی بریدة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من قرأ القرآن وتعلمه وعمل به، ألبس والداه یوم القیامة تاجا من نور ضوؤه مثل ضوء الشمس ویکس والداه حلتان لاتقوم بهما الدنیا، فیقولون: لم کسینا هذا، فیقال: بأخذ ولد کما القرآن۔

رواه الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اُنھوں نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل کیا اُس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی جیسی ہوگی اور اُس کے والدین کو ایسے خلعت (لباس) زیب تن کروائے جائیں گے جن کا بدل پوری دنیا (مل کر بھی) نہیں ہوسکتا، وہ کہیں گے، یہ سب ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے، تو کہا جائے گا: تمہارے بیٹے کی قرآن سے وابستگی کے سبب۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

(الحاکم: ۱/ ۵۶۸، الترغیب والترھیب: ۲/ ۳۲۸: رقم: ۲۱۲۳)

حدیث شریف نمبر13

وعن أبی هریرة رضی الله عنه قال: عن رسول الله ﷺ قال: یجیء صاحب القرآن یوم القیامة، فیقول القرآن: یارب حله فیلبس تاج الکرامة، ویقول: یا رب زده، فیلبس حلة الکرامة، ویقول: یارب ارض عنه، فیرضی عنه، فیقال: اقرأ، وارق، ویزداد بکل آیة حسنة۔

رواه الترمذی، وحسنه، وابن خزیمة، والحاکم، وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حامل قرآن قیامت کے دن آئے گا تو قرآن کہے گا، اے ربّ اس کو خلعت دے تو اُسے تاج کرامت پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا، اے ربّ اس میں اضافہ فرما، پھر اُسے حلہء کرامت پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا، اے ربّ اس سے راضی ہو جا، تو اللہ اُس سے راضی ہو جائے گا، پھر کہا جائے گا، قرآن پڑھتا جا اور منزلیں طے کرتا جا اور ہر آیت کے بدلے اُس کی نیکیاں بڑھائی جائیں گی۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور اسے حسن کہا۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی: فضائل القرآن: رقم: ۲۸۳۹، سنن دارمی: رقم: ۲۱۷۷)

حدیث شریف نمبر 14

وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما قال: قال رسول اللہ ﷺ: یقال لصاحب القرآن: اقرأ، وارق، ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا، فإن منزلتك عند آخر آیة تقرؤھا۔

رواه الترمذی، وأبوداود وابن ماجه، وابن حبان فی صحیحه، وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

صاحب قرآن سے کہا جائے گا، قرآن پڑھتا جا اور منازل طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ

جیسا کہ تو دنیا میں خوب درست طریقہ سے پڑھتا تھا، بے شک تیری منزل تیری آخری آیت تک ہے جو تو پڑھے گا۔

اسے ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابوداؤد: الصلوٰۃ: رقم: ۱۲۵۲، ترمذی: رقم: ۲۸۳۸، احمد: رقم: ۶۵۰۸)

حدیث شریف نمبر 15

وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: لاحسد إلا علی اثنتین: رجل آتاه الله هذا الکتاب، فقام به آناء اللیل، وآناء النهار ورجل أعطاه الله تعالیٰ مالا، فتصدق به آناء اللیل وآناء النهار۔

رواه البخاری ومسلم۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سوائے دو طرح کے لوگوں کے کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سے نوازا پس وہ صبح شام اس کی تلاوت میں مشغول رہا اور ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ صبح و شام (دن رات) اس مال کو صدقہ کرنے میں مصروف رہا۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

(البخاری: التوحید: رقم: ۶۹۷۵، مسلم: صلاۃ المسافرین: رقم: ۱۳۵۰، احمد: ۴۳۲۲)

حدیث شریف نمبر 16

وعن أبی هریرة رضی الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: لا حسد إلا فی اثنتین: رجل علمه القرآن فهو یتلوه آناء اللیل وآناء النهار، فسمعه

جار له، فقال: يا ليتني أوتيت مثل ما أوتي فلان، فعملت مثل ما يعمل۔

ورجل آتاه الله مالا فهو يهلكه في الحل، فقال رجل: ليتني أوتيت ما أوتي فلان، فعملت مثل مايعمل۔ رواه البخاري۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، بے شک اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دو قسم کے افراد کے سوا کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جس نے قرآن سیکھا اور پھر شب و روز اُس کی تلاوت میں مشغول رہا، تو اُس کے ہمسائے نے اُس کی تلاوت سُن کر کہا: کاش! مجھے بھی ایسا قرآن یاد ہوتا تو میں بھی اس شخص کی طرح اس کی تلاوت کرتا۔

اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ اُسے حلال کاموں میں خرچ کرتا رہا اور کسی شخص نے کہا مجھے بھی ایسے ہی نوازا جاتا تو میں بھی اس کی طرح یہ عمل کرتا۔

(البخاری: فضائل القرآن: رقم: ۴۶۳۸، احمد: رقم: ۹۸۲۴)

حدیث شریف نمبر 17

وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ثلاثة لا يهولهم الفزع الأكبر، ولا ينالهم الحساب، هم على كثيب من مسك حتى يفرغ من حساب الخلائق: رجل قرأ القرآن ابتغاء وجه الله عزوجل، وعن أحسن بينه، وبين ربه، وفيما بينه وبين مواليه۔

رواه الطبراني في الأوسط، والصغير بإسناد لا بأس به، وفي الكبير نحوه، وزاد في أوله: قال ابن عمر: لو لم أسمعه من رسول الله إلا مرة، ومرة، حتى عد سبع مرات لا حدثت به، ولفظ الكبير على ما في الجامع

الصغير: ثلاثة على كثبان المسك يوم القيامة، لا يهولهم الفزع، ولا يفزعون حتى يفرغ الناس: رجل تعلم القرآن، فقام به يطلب وجه الله، ورجل نادى فی كل يوم وليلة خمس صلوات يطلب وجه الله وما عنده، ومملوك لم يمنعه رق الدنيا عن طاعة ربه۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

تین قسم کے لوگوں کو محشر کی ہولنا کی متاثر نہیں کرے گی اور نہ ہی اُن کا حساب ہوگا، وہ مُشک کے بنے ہوئے چبوترے پر ہوں گے، یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فراغت پالے گی۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ کی رضا کے لیے قرآن پڑھا اور پھر اُس قرآن کے ساتھ اپنی قوم کی امامت کی، اس حال میں کہ وہ لوگ اُس سے راضی ہوں۔

دوسرا وہ مؤذن جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے لوگوں کو نماز کے لیے بلائے۔

اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے مالک حقیقی اور دنیاوی آقا دونوں کی خوشنودی حاصل کی۔

طبرانی نے اسے أوسط اور صغیر میں ایسی اسناد سے روایت کیا جن میں کوئی قباحت نہیں۔ ایسے ہی معجم کبیر میں بھی۔

اور اس کی ابتدا میں اتنا اضافہ کیا،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اگر میں نے یہ حدیث حضور ﷺ سے بار بار نہ سُنی ہوتی (تقریباً سات بار گنوایا) تو میں اسے بیان نہ کرتا۔ معجم کبیر کے جو الفاظ الجامع الصغیر میں آئے ہیں، وہ یوں ہیں، تین لوگ قیامت کے دن مُشک کے بنے ہوئے چبوترے پر ہوں گے، اُنھیں حشر کی حولنا کی خوفزدہ نہیں

کرے گی اور وہ خوفزدہ نہیں ہوں گے یہاں تک کے لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔ پہلا وہ شخص جس نے قرآن سیکھا اور پھر اللہ کی رضا کی طلب میں اس قرآن کو نماز میں پڑھتا رہا، دوسرا وہ جس نے ہر روز دن اور رات میں پانچ بار لوگوں کو نماز کے لیے بلایا خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے اور اجر و ثواب کے لیے، اور تیسرا وہ غلام جسے دنیوی مشاغل نے اپنے ربّ حقیقی کی اطاعت سے نہ روکا۔

(طبرانی: ۲/۱۲۴، مجمع الزوائد: ۱/ ۳۲۸، الترغیب والترہیب: ۱/ ۲،۲۴۸/۳۲۴)

حدیث شریف نمبر 18

وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال: بعث رسول الله ﷺ بعثاً، وهم ذو عدد، فاستقرأهم، فاستقرأ كل رجل منهم، يعنى ما معه من القرآن- فأتى على رجل من أحدثهم سناً، فقال: ما معك يا فلان؟ قال: معى كذا، وكذا، وسورة البقرة- قال أمعك سورة البقرة؟ قال: نعم- اذهب، فأنت أميرهم- فقال رجل من أشرافهم: والله منعنى أن أتعلم البقرة إلا خشية ألا أقوم بها- فقال رسول الله ﷺ: تعلموا القرآن، واقرأوه، فإن مثل القرآن لمن تعلمه، فقرأه، وقام به كمثل جراب محشو مسكاً، يفوح ريحه فى كل مكان، ومثل من تعلمه، فيرقد، وهو فى جوفه كمثل جراب أوكى على مسك-

رواه الترمذی، واللفظ له، وقال: حديث حسن، وابن ماجه مختصراً وابن حبان فی صحيحه-

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا:

کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کرنے کا ارادہ کیا جو تعداد میں کافی تھا تو آپ

ﷺ نے تمام اہل لشکر سے قرآن سُنانے کے لیے کہا، تو اُن میں سے ہر ایک نے جتنا اُسے آتا تھا پڑھ کر سُنایا، پھر آپ ایک معمر ترین آدمی کے پاس آئے اور پوچھا: اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟

اُس نے کہا: فلاں فلاں سورۃ اور سورۃ البقرۃ۔ آپ نے تعجب سے فرمایا کیا تمہیں سورۃ البقرۃ آتی ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔

تو آپ نے فرمایا: جا تو ان کا امیر ہے۔ تو اُن کے ایک معزز شخص نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے سورۃ البقرۃ یاد کرنے سے سوائے اس کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ میں اس کو تہجد میں کھڑا ہو کر پڑھنے سے گھبراتا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

قرآن سیکھو اور پڑھو، وہ شخص جو قرآن سیکھتا اور پڑھتا ہے اُس کی مثال مُشک سے بھری ہوئی تھیلی کی ہے کہ اُس کی خوشبو ہر جگہ پہنچتی ہے اور اُس شخص کی مثال کہ اُس نے قرآن سیکھا اور سو رہا، اُس تھیلی کی مانند ہے جس میں مُشک ہے مگر اُس کا منہ بند ہے۔

(ترمذی: فضائل القرآن: رقم: ۲۸۰۱، ابن ماجہ: رقم: ۲۱۳)

حدیث شریف نمبر 19

وعن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنهما قال: قال رسول اللہ ﷺ: من قرأ القرآن، فقد استدرج النبوة بين جنبيه، غير أنه لا يوحى إليه، لا ينبغي لصاحب القرآن أن يجد مع جد، ولا يجهل مع جهل، وفي جوفه كلام اللہ تعالیٰ۔ رواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن یاد کیا، پس تحقیق نبوت اُس کے دو پہلوؤں کے درمیان رکھ دی گئی،

سوائے اس کے کہ اُس کی طرف وحی نہیں کی گئی، صاحب قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ جھگڑا کرنے والے کے ساتھ جھگڑے اور جاہل کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کرے جبکہ اُس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہو۔ اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے۔

(الحاکم: ۱/۵۵۲ ووافقہ الذھبی، الترغیب والترہیب: ۲/۳۲۵: رقم: ۲۱۱۶)

حدیث شریف نمبر 20

عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: الصيام، والقرآن يشفعان للعبد، يقول الصيام: رب إنی منعته الطعام، والشراب بالنهار، فشفعنی فيه، ويقول القرآن: منعته النوم بالليل، فشفعنی فيه، فيشفعان۔

رواه أحمد وابن أبی الدنيا فی كتاب الجوع، والطبرانی فی الكبير، والحاكم، واللفظ له، وقال: صحيح علی شرط مسلم۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا: اے اللہ! میں نے اسے دن میں کھانے اور پینے سے روکے رکھا تو اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما!

اور قرآن کہے گا، میں نے اسے رات کو نیند سے روکے رکھا، پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما!

پس دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔ اسے احمد، ابن ابی الدنیا فی الجوع، طبرانی کبیر، الحاکم نے روایت کیا۔

(مسند احمد: رقم: ۶۳۳۷، مجمع الزوائد: ۳/۱۸۱، الحاکم: ۱/۵۵۴، الترغیب والترہیب: ۲/۳۲۵:

رقم: ۲۱۱۷، ۱۴۳۳۶)

حدیث شریف نمبر21

وعن أبی ذر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ إنكم لا ترجعون إلی الله تعالیٰ بشیء أفضل مما خرج منه، یعنی القرآن، ظهر منه۔ رواه الحاکم، وبحجه، ورواه أبوداود فی مراسیله۔

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف اس چیز (یعنی قرآن) سے بہتر چیز کے ساتھ نہیں لوٹائے جاؤ گے جو اس کی ذات سے صادر ہوئی ہے۔

اسے حاکم وصحہ، ابوداؤد فی مراسیلہ میں روایت کیا ہے۔

(الحاکم: ۱/ ۵۵۵ ووافقہ الذھبی، المراسل لابی داؤد: رقم: ۴۸۹)

حدیث شریف نمبر22

وعن أنس رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إن لله أهلین من الناس، قالوا: من هم یا رسول الله؟ قال: أهل القرآن هم أهل الله، وخاصته۔

رواه النسائی، وابن ماجه، والحاکم، وصححه المنذری۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں، صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن والے ہی اللہ والے اور اُس کے خاص بندے ہیں۔ اسے نسائی، ابن ماجہ، حاکم

اور منذری نے صحیح کہا ہے۔

(الحاکم:۲/ ۵۲۸،الترغیب والترھیب:۲/ ۳۲۹:رقم:۲۱۲۵،شعب الایمان:۶/ ۲۳۰:رقم:۲۵۹۲)

حدیث شریف نمبر 23

وعن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: من قرأ القرآن لم يرد إلى أرذل العمر، وذلك قوله تعالى: (عم رددناه أسفل سافلين إلا الذين آمنوا) قال: إلا الذين قرأوا القرآن۔

رواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: جس نے قرآن یاد کیا وہ ارذل عمر (ذلت والی زندگی) کی طرف نہیں پھیرا جائے گا۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ثم رددناه أسفل سافلين الّا الذين امنوا)

فرمایا: الا الذين قرأ والقرآن.

مگر وہ لوگ جنہوں نے قرآن یاد کیا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث شریف نمبر 24

وعن ابن عباس رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: أشراف أمتى حملته القرآن، وأصحاب الليل۔

رواه البيهقى فى الشعب الإيمان، وابن أبى الدنيا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے، اُنہوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

میری امت کے معزز ترین لوگ حاملین قرآن اور شب زندہ دار ہیں۔

(شعب الایمان:۶/ ۲۲۷: رقم:۲۵۸۹، مجمع الزوائد:۷/ ۱۶۱)

حدیث شریف نمبر 25

وعن عبدالرحمن بن شبل الأنصاری رضی اللہ تعالی عنه، أن النبی ﷺ قال: اقرأوا القرآن، واعملوا به، ولا تجفوا عنه، ولا تغلوا فيه، ولا تأكلوا به، ولا تستكثروا به۔

رواه أحمد و أبو يعلى، والطبرانی، والبيهقی۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن شبل الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو اور اس کے بارے میں جھگڑا نہ کرو اور نہ اس میں مبالغہ کرو اور نہ اس کے بدلے کچھ کھاؤ اور نہ ہی اس کے ذریعے مال جمع کرو۔ اسے احمد، ابویعلی، طبرانی، بیہقی نے روایت کیا۔

(مسند احمد: رقم:۱۴۹۸۶، ۱۵۱۱۰، مجمع الزوائد:۷/ ۱۶۷، شعب الایمان:۲/ ۱۴۹)

حدیث شریف نمبر 26

وعن عمران بن حصين رضی اللہ عنه: أنه مر على قارىء يقرأ، ثم سأل، فاسترجع، ثم قال، سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: من قرأ القرآن، فليسأل اللہ به، فإنه سيجیء أقوام يقرأون القرآن يسألون به الناس۔

رواه الترمذی وقال: حديث حسن۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اُن کا گزر ایک قرآن پڑھنے والے قاری پر سے ہوا، اس (واعظ) نے قرآن پڑھا اور

پھر لوگوں سے مانگنا شروع کر دیا، پھر راوی نے پڑھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا: جو قرآن پڑھے تو اس کے ذریعے اللہ سے مانگے، پس بلاشبہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اُس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔ وقال حسن.

(ترمذی: فضائل القرآن: رقم: 2841)، (احمد 19039)

حدیث شریف نمبر 27

وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ليس منا من لم يتغن بالقرآن۔

رواه البخاری، ورواه أحمد، وأبوداود، وابن حبان، والحاكم عن سعد۔ وقال جمهور العلماء: أی لم يحسن صوته، وقال بعضهم: لم يستغن به عن غيره۔

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کو احسن طریقہ سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔

بعض علماء نے اس کا معنی استغنا بھی کیا ہے۔ یعنی جس کو قرآن نے غیر سے مستغنی نہ کیا۔

(البخاری: التوحید: رقم: ۶۹۷۳، مسلم: رقم: ۱۳۱۸، نسائی: رقم: ۱۰۰۷، ابوداؤد: رقم: ۱۲۵۹)

حدیث شریف نمبر 28

وعن بريده رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من قرأ القرآن يتأكل به الناس، جاء يوم القيامة و وجهه عظم ليس عليه لحم۔

رواه البيهقی۔

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے، اُنھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ

کا فرمان ہے:

جس نے قرآن لوگوں سے مال بٹورنے کے لیے پڑھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرہ پر سوائے ہڈی کے گوشت کا نشان بھی نہ ہوگا۔ اسے بیہقی نے روایت کیا۔

(شعب الایمان:۶/۱۵۰: رقم:۲۵۱۸)

حدیث شریف نمبر 29

وعن عائشة رضی الله عنها، أنه علیه الصلاة والسلام قال: قراء ة القرآن فی الصلاة أفضل من قراء ة القرآن فی غیر الصلاة، وقراء ة القرآن فی غیر الصلاة أفضل من التسبیح والتکبیر، والتسبیح أفضل من الصدقة، والصدقة أفضل من الصوم، والصوم جنة من النار۔

رواه دار قطنی فی الإفراد، البیهقی فی الشعب الإیمان۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بلاشبہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

نماز میں قرآن پڑھنا، نماز کے باہر قرآن پڑھنے سے افضل ہے اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ (نفل) روزہ سے افضل ہے اور روزہ نار جہنم کے لیے ڈھال ہے۔ اسے دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا۔

(بیہقی فی شعب الایمان:۵/۲۵۶: رقم:۲۱۶۷)

حدیث شریف نمبر 30

وعن أوس بن أبی أوس الثقفی مرفوعاً: قراء ة الرجل القرآن فی غیر المصحف ألف درجة، وقراء ته فی المصحف تضاعف علی ذلك

إلى ألفى درجة۔ رواه الطبرانى، والبيهقى۔

ترجمہ: حضرت أوس بن أوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:

کسی شخص کا بغیر مصحف (قرآن پاک) دیکھے قرآن پڑھنے (کا ثواب) ایک ہزار گنا ہے اور مصحف یعنی قرآن کو دیکھ کر تلاوت کرنے کا اجر دو ہزار گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ اسے طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔

(مجمع الزوائد: رقم: ۷/ ۱۶۵، بیہقی فی شعب الایمان: ۵/ ۳۳۳: رقم: ۲۱۴۵)

حدیث شریف نمبر 31

وعن ابن عمرو رضى الله عنهما مرفوعاً: اقرإ القرآن فى كل شهر، اقرأه فى عشر، اقرأه فى سبع، ولا تزد على ذلك۔

رواه الشيخان، وأبوداود۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے:

قرآن پاک ہر مہینے ختم کرو یا اسے بیس دنوں میں پڑھو یا دس دنوں میں پڑھو یا ایک ہفتے میں ختم کرو اور اس سے کم نہ کرو۔ اسے شیخین اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

(البخاری: فضائل القرآن: رقم: ۴۶۶۶، مسلم: الصیام: رقم: ۱۹۶۴، ابوداؤد: رقم: ۱۱۸۲، الصلاۃ)

حدیث شریف نمبر 32

وعن ابن عمرو رضى الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: اقرإ القرآن ما نهاك، فإذا لم ينهك فلست تقرأه۔

رواه الديلمى فى مسند الفردوس۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ قرآن کے ممنوعات سے رک کر قرآن پڑھو اور اگر تلاوت نے تمہیں برائی سے نہ روکا تو

گویا تم نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔

(دیلمی فی مسند الفردوس:۱/۴۳۳:رقم:۱۷۶۵)

حدیث شریف نمبر33

وعن بريدة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اقرأ وا القرآن بالحزن، فإنه نزل بالحزن۔

رواه أبو يعلى، والطبراني في الأوسط، وأبو نعيم في الحلية۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

قرآن کی تلاوت غم کی کیفیت میں کرو کہ بے شک یہ حالتِ حزن میں نازل ہوا ہے۔

(ابن ماجہ: اقامۃ الصلوۃ: رقم:۱۳۲۷، مجمع الزوائد: رقم:۷/۱۶۹، شعب الایمان:۵/۱۶۲: رقم:۲۰۷۹)

حدیث شریف نمبر34

وعن جندب رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اقرأ وا القرآن ما أتلفت عليه قلوبكم، فإذا اختلفتم فيه فقوموا۔

رواه أحمد، والشيخان، والنسائي۔

ترجمہ: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

قرآن کی تلاوت اُس وقت تک کرو جب تک تمہارے دل اُس کی طرف مائل رہیں اور جب تمہارا دھیان بٹ جائے تو اُٹھ کھڑے ہو۔

اسے احمد، شیخین اور نسائی نے روایت کیا۔

(البخاری: رقم:۴۷۷۳، مسلم: العلم: رقم:۴۸۱۹، احمد: رقم:۱۸۰۶۲، الدارمی: رقم:۳۲۲۵)

حدیث شریف نمبر 35

وعن أبی أمامة رضی الله عنه، عن النبی ﷺ: اقرأ وا القرآن فإن الله تعالیٰ لا یعذب قلباً وعی القرآن۔ رواه تمام۔

ترجمہ: حضرت ابو أمامۃ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، اُنھوں نے حضور ﷺ سے روایت کیا:

قرآن پڑھا کرو کہ بے شک اللہ تعالیٰ اُس دل پر عذاب نہیں کرے گا جو قرآن سے معمور ہو۔

(فوائد تمام: رقم: ۱۵۷۳، الدارمی: ۲/۳۲۲: رقم: ۳۳۱۹، مصنف ابن ابی شیبۃ: الذھد: رقم: ۳۴۰۸۶، خلق افعال العباد للبخاری: رقم: ۱۶۳)

حدیث شریف نمبر 36

وعن أنس رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: القرآن غنی لا فقر بعده، ولا غنی دونه۔ رواه أبو یعلی۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قرآن ایسی دولت ہے جس کے بعد فقر نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

(مسند ابو یعلیٰ: ج: ۵: رقم: ۲۷۷۳، شعب الایمان: رقم: ۶/۱۳۷)

حدیث شریف نمبر 37

وعن عمر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: القرآن ألف ألف حرف، و سبعة وعشرون ألف حرف، فمن قرأه صابرا محتسبا کان له بکل حرف زوجة من الحور العین۔

رواہ الطبرانی فی الأوسط۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

قرآن میں دس لاکھ، ستائیس ہزار حروف ہیں، جس شخص نے قرآن کو ثابت قدمی سے اس پر عمل کرتے ہوئے پڑھا تو اُسے اس کے ہر حرف کے بدلہ میں ایک حسین آنکھ والی حُور بطور بیوی کے ملے گی۔ اسے طبرانی نے أوسط میں روایت کیا۔

(طبرانی فی الاوسط:٦/٣٦١: رقم:٦٦١٦، مجمع الزوائد: رقم:٧/١٦٣)

حدیث شریف نمبر 38

وعن رجل، عن النبی ﷺ قال: القرآن هو النور المبين، والذكر الحكيم، والصراط المستقيم۔ رواه البيهقی۔

ترجمہ: ایک صحابی نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: قرآن نور مبین، ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا۔

(شعب الایمان: رقم:١٨٨٤)

حدیث شریف نمبر 39

وعن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: القرآن هو الدواء۔ رواه القضاعی۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ عطی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قرآن (جملہ بیماریوں کی) دواء ہے۔

(مسند الشهاب القضائی: ج:١: رقم:٢٨، ابن ماجہ: الطب: رقم:٣٤٩٢)

حدیث شریف نمبر40

وعن أنس رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: أهل القرآن عرفاء أهل الجنة۔ رواه الغیاء۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قرآن والے اہل جنّت میں معروف ہوں گے۔

(طبرانی فی الکبیر:۳/۱۳۲:رقم:۲۸۹۹، دارمی:۲/۳۴۴:رقم:۳۳۸۴، مجمع الزوائد:رقم: ۷/۱۶۱، نوادرالاصول:رقم:۲/۸۷)

قال السیوطی: صححه الغیا المقدسی فاخرجه فی المختاره۔ واللہ اعلم، اللآلی المصنوعۃ:۱/۳۲۳۔

مصنف علیہ الرحمہ کہتے ہیں: اربعین مکمل ہوئی۔

والله حسبی ونعم المعین.

اختر رضا لائبریری
کتاب نمبر
صدر بازار، لاہور چھاؤنی

تمام مسلمانوں کو ادارے کی

طرف سے دلی

عید مُبارک